سوال

(32) لادین ۔ این ۔ جی ۔ اوز سے مالی امداد کی شرعی حیثیت ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شمالی علاقہ جات اور چترال میں آغاخانیت کے پیروکار آغاخان فاؤنڈیشن اور آغاخان سپورٹ پروگرام وغیرہ کا آغاز کرکے غریب ونادار لوگوں کو رفاہ عامہ کے نام سے مالی تعاون کے بدلے اپنی تنظیم کی رکنیت دیتے ہیں اور خطیر رقم خرچ کرتے ہیں کیا قرآن وسنت کی روسے ان تنظیموں کی رکنیت اختیار کرکے اس طرح فنڈ حاصل کیے جاسکتے ہیں کہ نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسانی زندگی اللہ تعالی کی عطاکردہ نعمت ہے اس کی قدر کرتے ہوئے اسلامی اصولوں اور ضابطوں کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے، اگر یہی اللہ تعالی کی نافرمانی میں بسر ہو تو پھر یہ انسان کےلیے وبال جان بن جاتی ہے، اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ یہ اسلام کے سنہری ضابطوں کے مطابق بسر ہوتا کہ دنیا اور آخرت میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوسکے۔ ان ضابطوں میں سے ایک ضابطہ اللہ تعالی نے یہ مقرر کیا ہے کہ نیکی کے کاموں پر آپس میں تعاون اور برائی کی مخالفت کی جائے۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے :

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ۚ ٢ ... سورة المائدة

’’نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو‘‘

جب اس سنہری ضابطہ اور اصول کے مطابق ہم فی نفسہ مسئلہ پر غور کرتے ہیں تو پھر یہ بات روز روشن کی طرف عیاں ہوتی ہے کہ ہمیشہ لادینی طاقتوں نے رفاہ عامہ کے نام مسلمانوں پر خرچ کرکے ان کو بے راہ روی پر چلانے اور ان کے درمیان باطل عقائد کی ترویج کی ہے۔

ماضی کی طرح اب بھی شمال علاقہ جات میں لوگوں کی غربت اور بنیادی سہولتوں سے محرومی دیکھ کر آغاخانی تنظیم کی سرگرمیاں بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہیں، کیونکہ یہ تنظیم رفاعی کاموں پر خرچ کرکے مسلمانوں کی اپنی تنظیم کا رکن بناتی اور اہل اسلام کے اندر اپنے باطل نظریات کی ترویج کرتی ہے اس طرح سے اس تنظیم کا کارکن بننا اور مالی تعاون لینا یہ برائی پر تعاون اور اس کے برے مقاصد کی تکمیل ہے جو کہ شرعاً کسی طرح بھی جائز نہیں، بلکہ منع اور حرام ہے اس کے علاوہ جب ایک چیز کے فوائد بھی ہوں اور نقصانات بھی لیکن نقصانات زیادہ ہوں۔ تو اس سے فوائد لینا جائز نہیں ہوتا، جیساکہ اللہ تعالی نے شراب اور جوا کے بارے میں فرمایا :

يَسـَٔلونَکَ عَنِ الخَمرِ وَالمَيسِرِ قل فيهما إِثمٌ كَبيرٌ وَمَنٰفِعُ لِلنّاسِ وَإِثمُهُما أَكبَرُ مِن نَفعِهِما ۲۱۹ ... سورة البقرة

کہ ان دونوں میں فوائد بھی ہیں لیکن مفاسد فوائد سے زیادہ ہیں اس لیے ان کے منافع اور فوائد کو حرام قرار دیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ جب کسی چیز میں دو احتمال ہوں، یعنی اچھائی اور برائی ، تو پھر احتیاط والی جانب کو اختیار کرنا چاہیے ، جیسا کہ مشکوٰۃ باب اللعان میں ہے کہ آپ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ کو ان کے بھائی سے بطور احتیاط پردہ کا حکم دیا تھا ۔

صورت مسئولہ میں آغاخان کی امداد لینے میں اگرچہ ظاہری فوائد ہیں، لیکن اس کے نقصانات زیادہ ہیں کیونکہ اس امداد کے عوض وہ اپنے غلط نظریات اور مذموم مقاصد حاصل کرتے ہیں، اس لیے اس قسم کی تنظیموں سے امداد لینا یہ برائی اور غلط نظریات کی ترویج پر تعاون ہے جو کہ شرعاً حرام ہے ۔ اہل اسلام پر ان سے بچنا ضروری ہے اور حکومت کو بھی چاہیے ، وہ ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکے تاکہ سادہ لوح مسلمان بے راہ روی کا شکار ہونے بچ سکیں ۔ فقط حافظ عبدالوہاب روپڑی

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص215

محدث فتویٰ